اگاتھا کرسٹی کے جاسوسی ناول

The Kidnapped Prime Minister

کا اردو ترجمہ

ہرکوئل پوئرو کا پہلا کارنامہ

اگاتھا کرسٹی

وزیرِ اعظم کا اغوا

ہرکوئل پوئرو کا پہلا کارنامہ

اگاتھا کرسٹی

دوسری جنگِ عظیم ایک انتہائی نازک مرحلے پر آپہنچی تھی۔ عین اسی موڑ پر ایک ایسا واقعہ رُونما ہُوا جو پُوری انسانی تاریخ کا رُخ بدل سکتا تھا۔ اس واقعے کو اڑتیس برس کے لگ بھگ صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ پہلی بار تفصیلات منظرِ عام پر آرہی ہیں۔

وزیرِاعظم کا اغوا

دوسری جنگِ عظیم کو ختم ہُوئے پچاس برس ہونے کو آئے ہیں، مگر مَیں سمجھتا ہُوں کہ اُس واقعے کا ذکر تفصیل سے کر دینا کسی خطرے کا باعث نہ ہو گا جو عین جنگ کے زمانے میں پیش آیا اور اگر میرا عزیز دوست اور اپنے دَور کا عظیم سراغرساں ــــ ہرکوئل پوئرو اپنی خداداد ذہانت کام میں لاکر یہ مسئلہ حل نہ کرتا تو نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے کتنے بھیانک اثرات انگلستان پر نمودار ہوتے اور حالات کس قسم کی کروٹ لیتے۔ اُس زمانے میں اس واقعے کا ذکر اخباروں میں نہ آسکا اور ایسا ممکن بھی نہ تھا، اس لیے دُنیا میرے دوست ہرکوئل پوئرو کے اس تاریخی کارنامے سے بے خبر رہی۔ وہ بڑے بڑے لوگ بھی جو ذرا ذرا سی بات کی خبر رکھتے ہیں، اس واقعے کی اصل نوعیّت سے قطعی لاعلم رہے۔ حکومت کے کارندوں نے ایسی احتیاط اور مکمّل رازداری سے کام لیا کہ اخباروں کو اس کارنامے کی ہوا بھی نہ لگ سکی۔ بہرحال، وہ نازک وقت بیت چکا۔ اس راز سے پردہ اُٹھا دینے میں اب کوئی قباحت نہیں۔

مجھے وہ شام اچھی طرح یاد ہے، اُن دنوں مَیں ہرکوئل پوئرو کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔۔۔ اور ہمارے مشاغل تقریباً ایک جیسے تھے۔ جنگ شدّت سے جاری تھی، اتّحادی طاقتیں محوریوں کو اپنی گرفت میں لے چکی تھیں، نازی جرمنی ہر محاذ پر بُری طرح پِٹ رہا تھا۔ فرانس میں جرمن فوجیں بڑے پیمانے پر تباہی بربادی پھیلا دینے کے بعد اس سرزمین کو خالی کر گئی تھیں۔ عین اسی وقت امن کے مذاکرات کا آغاز ہُوا۔ یہ انگلستان کے دشمنوں کی ایک نئی چال تھی اور یقیناً وہ اس میں کامیاب ہو جاتے، بشرطیکہ میرا دوست ہرکوئل پوئرو میدان میں نہ کُود پڑتا۔

کھانا وغیرہ کھا کر ہم آرام کُرسیوں پر لیٹ گئے، اور سگرٹ پینے لگے۔ یکایک مجھے خیال آیا کہ اُس روز کی تازہ خبر سے مَیں نے پوئرو کو آگاہ نہیں کیا، غالباً اُس نے بھی اخبار نہیں دیکھا تھا اور اگر دیکھا تو اُس خبر پر اس کی نگاہ نہیں پڑی ہوگی، ورنہ وہ خود مجھ سے ذکر کرتا۔ اس نوع کی خبریں اس کے لیے بے حد دلچسپی کا باعث ہُوا کرتی تھیں۔

خبر یہ تھی کہ انگلستان کے وزیرِاعظم پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس میں وہ بال بال بچے تھے۔ اخباروں میں اس قاتلانہ حملے کے بارے میں صرف اتنا درج تھا کہ نامعلوم اشخاص نے وزیرِاعظم پر گولی چلائی،

لیکن نشانہ خطا گیا۔ جنگ کے زمانے میں دشمن کے ایجنٹوں اور جاسوسوں سے محفوظ رہنا خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے؛ تاہم وزیرِ اعظم کی حفاظت پر جو لوگ مامور تھے، سب کے سب انتہائی نڈر اور تجربے کار لوگ تھے اور سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ان محافظوں کی موجودگی میں دشمنوں کو وزیرِ اعظم پر قاتلانہ حملہ کرنے کا موقع کیسے مل گیا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ غور تھی کہ حملہ کرنے کے بعد قاتل صاف نکل گئے اور کسی نے اُن کی جھلک بھی نہ دیکھی۔ بہرکیف یہ بات یقینی تھی کہ حملہ جرمن جاسوسوں نے کیا تھا۔ یہ لوگ پہلے بھی کئی بار وزیرِ اعظم پر حملہ کرنے کی ناکام کوششیں کر چکے تھے اور نازی جرمنی کے جنگ جُو لیڈروں کا خیال تھا کہ جب تک انگلستان کا وزیرِ اعظم زندہ سلامت ہے، وہ انگلستان کو ذہنی یا مادّی شکست دینے کے قابل نہ ہو سکیں گے۔

"پوئرو! تم نے وہ خبر دیکھی جس میں وزیرِ اعظم پر قاتلانہ حملے کا ذکر کیا گیا ہے؟"

پوئرو کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی، اُس نے اثبات میں گردن ہلائی۔ "ہاں، مَیں دیکھ چکا ہُوں... اسے زیادہ سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے۔ ایسی حالت میں اس نوع کے واقعات پیش آتے ہی رہتے ہیں؛ تاہم مجھے حملہ آوروں کی حماقت پر تعجب ہے... وزیرِ اعظم پر حملہ کرنا ہی تھا تو رائفل استعمال کیوں کی؟ یہ کام کسی چھوٹے سے پستول یا ریوالور سے بھی ممکن تھا۔"

مَیں نے حیرت سے پوئرو کی طرف دیکھا: "اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ میرا خیال تو یہ ہے کہ پستول سے زیادہ رائفل کارآمد ثابت ہوتی ہے، وہ تو یُوں کہو کہ نشانہ چُوک گیا..."

"اسی لیے تو میں رائفل کے حق میں نہیں۔" پوئرو نے اپنا بڑا ساگول سر ہلاتے ہُوئے کہا۔ "رائفل سے صحیح نشانہ لینے کے لیے حددرجہ مہارت کی ضرورت ہے۔ بلکہ مَیں تو یہاں تک کہتا ہُوں کہ اب رائفل کا دور گزر چکا... یہ ماضی کا ہتھیار ہے... اس کے مقابلے میں ریوالور وہ کام دکھا سکتا ہے جو رائفل سے ممکن ہی نہیں۔ خاص طور پر ایسے حالات میں جبکہ...."

اُس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا... عین اُسی لمحے دروازہ آہستہ سے کُھلا اور مالکہ مکان اندر آئی: "مسٹر پوئرو! دو آدمی آئے ہیں اور فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ نام نہیں بتاتے، اُن کا کہنا ہے، معاملہ بہت نازک اور اہم ہے۔"

پوئرو نے ایک لمحے کچھ سوچا اور پھر کہا "ٹھیک ہے... اُن سے کہیے وہ تشریف لا سکتے ہیں۔"

چند منٹ بعد دو آدمی آگے پیچھے کمرے میں داخل ہُوئے اور انہیں دیکھتے ہی میرا دل اُچھل کر جیسے حلق میں آ گیا۔ ان میں سے ایک صاحب ہاؤس آف کامنز کے لیڈر اور برطانیہ کے نامور سیاستدان لارڈ السٹیئر تھے اور دوسرے مسٹر برنارڈ ڈاج ۔۔۔ وار کیبنٹ کے رُکن ۔۔۔ اور مجھے خوب معلوم تھا کہ مسٹر ڈاج وزیرِ اعظم سے کس قدر گہری قُربت رکھتے تھے۔

"کیا آپ ہی مسٹر ہرکول پوئرو ہیں؟" لارڈ السٹیئر نے میرے دوست کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہُوئے پُوچھا۔ جواب میں پوئرو نے حسبِ عادت انکسارانہ انداز میں گردن کو جُنبش دی۔ اس تصدیق کے بعد لارڈ موصُوف نے کچھ ہچکچاتے ہُوئے مجھ پر نگاہ ڈالی اور پوئرو سے کہا: "مسٹر پوئرو! ہمارا معاملہ خالص پرائیویٹ نوعیت کا ہے، اس لیے..."

"یہ میرے عزیز دوست اور ساتھی کیپٹن ہاسٹنگز ہیں، آپ بے تکلفی سے ان کی موجودگی میں بات کر سکتے ہیں۔"

لارڈ السٹیئر ابھی تک بات کرتے ہُوئے جھجک رہے تھے اور میں خود ہی وہاں سے اُٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ مسٹر ڈاج بول پڑے: "میرا خیال ہے ہمیں مسٹر پوئرو اور ان کے دوست پر اعتماد کر لینا چاہیے۔ وقت بالکل نہیں اور اگر ہم اسی مخمصے میں گرفتار رہے کہ بات کریں یا نہ کریں تو معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا، پھر کچھ حاصل نہ ہو گا۔"

لارڈ السٹیئر نے گہرا سانس لیا۔ پوئرو نے کُرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے کہا: "براہِ کرم تشریف رکھیے اور "میزبان" سے کہیے کیا ماجرا ہے۔ مائی لارڈ! آپ اس بڑی کرسی پر آ جائیے۔ مَیں ہمہ تن گوش ہُوں۔"

لارڈ السٹیئر کی آنکھیں پھیل گئیں، اُس نے بے چینی سے ہاتھ ملتے ہُوئے کہا: "کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟"

"یقیناً، مائی لارڈ! آپ کو اس ملک میں کون نہیں جانتا؟"

لارڈ السٹیئر کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نمودار ہُوئی۔ اس نے ایک لحظہ تامّل کے بعد کہا: "مسٹر پوئرو! میں اس وقت ایک

حد درجہ اہم اور نازک مسئلے پر آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ اگر آپ پوری رازداری کا وعدہ کریں تو آگے بڑھوں۔"

"می لارڈ! آپ کو ہرکول پوئرو کے قول پر پورا اعتماد کرنا چاہیے۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ اور عرض نہیں کر سکتا۔"

"یہ معاملہ وزیرِاعظم سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم لوگ فی الوقت سخت پریشانی میں گرفتار ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کدھر کو جائیں۔"

"خدا کی پناہ!" میں نے کہا۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ زخم خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔"

لارڈ السٹیئر نے چونک کر میری طرف دیکھا اور بھویں سکیڑتے ہوئے کہا: "کونسا زخم؟ میں سمجھا نہیں۔"

"می لارڈ! وہی زخم ... جو وزیرِاعظم پر فائرنگ کے دوران میں اُن کے رخسار پر آیا ہے؟"

"آہ... وہ زخم..." مسٹر ڈاج نے بے چین ہو کر پہلو بدلتے ہوئے کہا "ہم اس کا ذکر نہیں کر رہے ... یہ اور معاملہ ہے ... خدا کا شکر کہ وہ زخم مہلک نہیں .. وزیرِاعظم بال بال بچے۔ ہم اس وقت دوسرے ہی مسئلے پر مشورہ کرنے آئے ہیں۔ میرا مطلب ہے ... دشمنوں کی طرف سے وزیرِاعظم پر دوسرا وار ..."

"وزیرِاعظم پر دوسری بار بھی قاتلانہ حملہ کیا گیا؟" اب مضطرب ہونے کی باری میری تھی۔

"ہم اسے قاتلانہ حملہ تو نہیں کہہ سکتے۔" لارڈ السٹیئر نے مجھے نظر انداز کرتے ہوئے ہرکول پوئرو سے کہا "مسئلہ یہ ہے کہ وزیرِاعظم غائب ہو چکے ہیں، اُن کا کوئی سُراغ نہیں مل رہا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے اُنہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا ..."

پوئرو یک لخت اپنی کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے دیکھا اس کی سبز آنکھوں میں ہلکی ہلکی چمک نمودار ہو گئی۔ یہ چمک ایسے مواقع پر نمودار ہُوا کرتی تھی جب کوئی حد سے زیادہ دلچسپ یا پُراسرار معاملہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ــــ اُس نے دونوں ہاتھ ملتے ہُوئے کہا:

"می لارڈ! کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وزیرِاعظم اغوا کر لیے گئے ہیں؟"

"بے شک! میں یہی کہنا چاہتا ہوں ... اگر ..."

"می لارڈ! کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ آپ شروع سے آخر تک تمام تفصیلات، جُزئیات سمیت بیان فرما دیں؟" پوئرو نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

لارڈ السٹیئر نے معنی خیز نظروں سے مسٹر ڈاج کی طرف دیکھا، پھر کھنکار کر گلا صاف کرتے ہُوئے کہا: "مسٹر پوئرو! آپ سُن چکے ہوں گے کہ اتحادی قوتوں کے مابین ایک اہم کانفرنس منعقد ہونے والی تھی۔ بعض اہم وجوہ کی بنا پر اس کانفرنس کے بارے میں مکمل تفصیلات ہم نے پریس کو فراہم نہ کیں اور چند اہم افراد کے سوا کسی کو علم نہ تھا کہ یہ کانفرنس کب اور کس مقام پر ہونے والی ہے؛ تاہم مجھے اعتراف کرنا چاہیے کہ بعض لوگوں کی بے احتیاطی کے باعث اکثر سفارتی حلقوں کو اس کانفرنس کی صحیح تاریخ کا پتہ چل گیا۔ اب میں آپ پر ظاہر کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس کل یعنی منگل کی شام کو وارسائز (فرانس) میں منعقد ہو رہی ہے اور انگلستان کا وزیرِاعظم غائب ہے۔ آپ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اس کانفرنس میں وزیرِاعظم کی شرکت کس قدر اہم اور کتنی ضروری ہے۔"

پوئرو کا چہرہ لحظہ بہ لحظہ ازحد سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا۔ کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ آخر اُس نے آہستہ سے کہا:

"وزیرِاعظم کو اغوا کرنے کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ کانفرنس میں شریک نہ ہونے پائیں۔ براہِ کرم بیان جاری رکھیے، می لارڈ!"

"یقیناً دشمنوں کا مقصد یہی ہے۔" لارڈ السٹیئر نے کہا "اور حقیقت یہ ہے کہ وزیرِاعظم جب اغوا کیے گئے، اس وقت وہ کانفرنس میں شرکت کے لیے فرانس روانہ ہو چکے تھے۔"

"کانفرنس کس وقت شروع ہو گی؟"

"کل ... رات نو بجے ..."

پوئرو نے اپنی واسکٹ کی جیب سے خوشنما اور قیمتی گھڑی نکالی: "اس وقت رات کے پونے نو بجے ہیں ..."

"ابھی ہمارے پاس کارروائی کے لیے پورے چوبیس گھنٹے باقی ہیں۔" مسٹر ڈاج نے کہا۔

"چوبیس گھنٹے اور پندرہ منٹ جنابِ والا!" پوئرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا "آپ پندرہ منٹ چھوڑے دے رہے ہیں .... ہو سکتا ہے کہ وہی ہمارے لیے قیمتی ثابت ہوں ... براہِ کرم یہ بتائیے کہ وزیرِاعظم کو انگلستان میں اغوا کیا گیا یا یہ سانحہ فرانس

میں پیش آیا۔"

"اُنہیں پروگرام کے مطابق آج صبح فرانس پہنچنا تھا۔ ایک جنگی بحری جہاز کے ذریعے اُنہیں رُودبارِ انگلستان عبور کرنی تھی۔ اس جہاز نے وزیرِاعظم کو فرانس کی بندرگاہ بولون پر اُتارا، وہاں ایک کار اُن کی منتظر تھی۔ یہ کار جنرل ہیڈکوارٹر کی طرف سے بھیجی گئی تھی اور اس میں کمانڈر انچیف کا ایک اے ڈی سی موجود تھا۔ وزیرِاعظم اس کار میں سوار ہُوئے، مگر پیرس نہ پہنچ پائے۔ . . ۔"

"بہت خُوب . . ۔" پوئرو نے کہا۔"وزیرِاعظم پیرس کیوں نہ پہنچ پائے؟"

"اس لیے کہ وہ کار جنرل ہیڈکوارٹر کی جانب سے نہیں آئی تھی اور نہ اس میں سوار وہ شخص کمانڈر انچیف کا اے ڈی سی تھا۔ فرانسیسی پولیس نے جب بھاگ دوڑ شروع کی تو اصلی کار اور اصلی اے ڈی سی کا سُراغ مل گیا۔۔۔ کار سڑک پر کھڑی پائی گئی۔ شوفر اور کمانڈر انچیف کے اے ڈی سی اس میں موجود تھے، لیکن اُن کے ہاتھ پاؤں بندھے ہُوئے تھے اور منہ میں کپڑا ٹھونس کر اُوپر سے پٹی باندھ دی گئی تھی . . ۔"

"اور وہ بوگس کار کدھر گئی؟ اس کا کچھ سُراغ ملا؟"

لارڈ السٹیئر نے نفی میں گردن ہلائی۔

"عجیب بات ہے . . . ناقابلِ یقین حد تک پُراسرار اور پیچیدہ!" پوئرو نے کہا۔"تاہم وہ بوگس کار زیادہ دیر تک فرانسیسی پولیس کی نظروں سے چھُپی نہیں رہ سکتی . . ۔"

"ہمارا بھی یہی خیال تھا مسٹر پوئرو! مگر گردونواح کے علاقے کا چپّہ چپّہ پولیس کے باوردی اور بے وردی آدمیوں نے چھان مارا، لیکن کوئی سُراغ نہیں مل رہا۔ فرانس کے جس علاقے میں یہ واقعہ ہُوا، وہ اس وقت فوج کے زیرِ نگرانی ہے اور وہاں پولیس یا فوجی حکام کی اجازت کے بغیر پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ یقیناً وہ بوگس کار وزیرِاعظم کو لے کر زیادہ دُور نہیں جا سکتی، قدم قدم پر چیکنگ کا بندوبست ہے۔ اب تک سینکڑوں افراد سے پُوچھ گچھ بھی بیکار ثابت ہُوئی ہے۔ سکاٹ لینڈیارڈ کے آدمی بھی فرانس جا چکے ہیں اور فرانسیسی پولیس کی مدد کر رہے ہیں، اس کے علاوہ فرانسیسی فوج بھی ان کے ساتھ ہے . . ۔"

باہر سے بند دروازے پر ہلکی سی دستک ہُوئی، پھر دروازہ کھُلا اور ایک نوجوان افسر کمرے میں داخل ہُوا۔ اس کے ہاتھ میں سفید لفافہ تھا جس پر متعدد مُہریں نظر آ رہی تھیں۔ نوجوان افسر نے مؤدّبانہ انداز میں جھک کر وہ لفافہ لارڈ السٹیئر کی خدمت میں پیش کرتے ہُوئے کہا:"سر! یہ ابھی ابھی فرانس سے آیا ہے اور آپ کی ہدایت کے مطابق فوراً حاضر ہے۔"

لارڈ السٹیئر نے عُجلت سے لفافہ کھول کر اندر سے کاغذ نکالا۔ نوجوان افسر جس طرح آیا تھا، اُسی طرح اُلٹے قدموں لوٹ گیا۔ لارڈ السٹیئر نے کاغذ پر نگاہ ڈالی، اس کے چہرے کا رنگ کسی قدر بدلا:

"لیجیے! کچھ نہ کچھ اطلاع تو آئی۔ یہ دراصل ایک ٹیلی گرام ہے، فرانسیسی پولیس نے دوسری کار تلاش کر لی ہے، یعنی وہ کار جس میں وزیرِاعظم اور اُن کے سیکرٹری کو دھوکے سے لے جایا گیا تھا۔ اس کار میں وزیرِاعظم کے سیکرٹری مسٹر ڈینیل بھی پائے گئے، اس عالم میں کہ اُن کے ہاتھ پاؤں بندھے ہُوئے تھے، منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا اور وہ بے ہوش تھے۔ یہ کار ایک زراعتی فارم کے نزدیک کھڑی پائی گئی۔ . . جگہ کا نام یہاں بیان کرنا خلافِ مصلحت ہوگا۔ بہرحال مسٹر ڈینیل کو ہوش میں لایا گیا۔ اُن کا کہنا ہے کہ اچانک کسی شخص نے کلوروفارم میں بھیگا ہُوا کپڑا اُن کی ناک پر رکھ دیا۔ یہ حرکت عقب سے کی گئی، اس لیے وہ حملہ آور کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔"

"مسٹر ڈینیل کی اس کہانی پر پولیس نے کیا کارروائی کی؟" پوئرو نے پُوچھا۔

"پولیس نے اپنے طور پر تفتیش کرنے کے بعد تصدیق کی کہ مسٹر ڈینیل کا بیان سو فیصد صحیح ہے۔"

"اس کے علاوہ پولیس کو کوئی اور نئی بات معلوم نہیں ہُوئی اور نہ کوئی چیز ملی؟"

لارڈ السٹیئر نے پھر نفی میں گردن ہلائی اور ٹیلی گرام پوئرو کی طرف بڑھا دیا۔ اُس نے بھی سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد کاغذ واپس کر دیا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ فرانسیسی پولیس کو وزیرِاعظم کی لاش نہیں ملی۔" پوئرو نے کہا اور میرا کلیجہ پھر اُچھل کر حلق میں آ گیا۔ لارڈ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ پوئرو نے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں روکتے ہُوئے کہا:"میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مجرموں نے خدانخواستہ وزیرِاعظم کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر اب تک وزیرِاعظم کی لاش نہیں ملی تو وہ یقیناً زندہ سلامت

ہیں اور اگر زندہ سلامت ہیں تو اُن کے پائے جانے کی اُمید بھی کی جا سکتی ہے؛ تاہم ایک بات مجھے پریشان کر رہی ہے . . ."

"وہ کیا؟" مسٹر ڈاج نے بے چین ہو کر پُوچھا۔

ایک معنی خیز مسکراہٹ پوٗرو کے ہونٹوں پر نمودار ہُوئی ۔۔۔۔ "وزیرِ اعظم پر قاتلانہ حملہ ہُوا اور انہیں زخمی بھی کر دیا گیا، اس کے باوجود وہ لوگ جنہوں نے وزیرِ اعظم کو فرانس میں اغوا کیا، آخر انہیں اب تک زندہ کیوں رکھے ہُوئے ہیں؟"

"ممکن ہے وزیرِ اعظم کو وہ ہلاک کر چکے ہوں اور . . ." میں نے کہنا شروع کیا، لیکن پھر جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔

"ایک بات بہرحال یقینی ہے،" مسٹر ڈاج نے کہا۔ "اور وہ یہ کہ دشمن ہر قیمت پر اس کوشش میں ہیں کہ وزیرِ اعظم اس کانفرنس میں شریک نہ ہونے پائیں . . ."

"اگر وزیرِ اعظم زندہ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ زندہ ہیں تو میں آپ سے صرف اتنا کہہ سکتا ہُوں کہ وہ کانفرنس میں ضرور شریک ہوں گے۔ خدا کا شکر ہے ابھی ہمارے پاس خاصا وقت ہے،" پوٗرو نے کہا۔ "اور اب حضرات اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو وزیرِ اعظم پر قاتلانہ حملے کی تمام تفصیلات بیان فرمایئے! شروع سے آخر تک . . ."

"گزشتہ رات کا ذکر ہے وزیرِ اعظم اپنے سیکرٹریوں میں سے ایک سیکرٹری کیپٹن ڈینیل کے ساتھ . . ." لارڈ السٹیئر نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ پوٗرو نے قطع کلام کرتے ہُوئے پُوچھا: "یہ کیپٹن ڈینیل وہی صاحب ہیں جو وزیرِ اعظم کے ساتھ فرانس گئے تھے یا کوئی اور شخص؟"

"یہ وہی کیپٹن ڈینیل ہے جسے وزیرِ اعظم اپنے ساتھ لے گئے تھے . . . وزیرِ اعظم اور کیپٹن ڈینیل کار میں سوار ہو کر ونڈسر گئے ۔۔۔۔ وہاں ایک ضروری تقریب میں شرکت کے بعد وہ آج منہ اندھیرے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں اُن پر قاتلانہ حملہ ہُوا . . ."

"دوبارہ قطع کلام کی معافی چاہتا ہُوں می لارڈ!" پوٗرو نے کہا۔ "آگے چلنے سے پہلے یہ فرمایئے کیپٹن ڈینیل کا حدود اربعہ کیا ہے۔"

لارڈ السٹیئر نے سر کھجاتے ہُوئے جواب دیا: "میں جانتا تھا آپ یہ سوال ضرور کریں گے کہ دونوں واقعات میں ڈینیل کا نام آ رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم لوگ کیپٹن ڈینیل کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ جہاں تک اس کے قریبی عزیزوں اور رشتے داروں وغیرہ کا تعلق ہے، ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ اس کے کتنے رشتے دار اس وقت انگلستان میں ہیں۔ ہمیں اتنا معلوم ہے کہ وہ برطانوی افواج میں بھی کام کر چکا ہے اور سیکرٹری کی حیثیت سے اس کی کارکردگی بہت عمدہ رہی ہے۔ کم از کم سات زبانوں پر ماہرانہ عبور رکھتا ہے اور اس کی یہی خاصیت ایسی ہے جس کے باعث وزیرِ اعظم اُسے اپنے ساتھ فرانس لے گئے۔ انگریزی کے علاوہ جرمن، اٹالین، سپینش اور فرانسیسی زبان بخوبی لکھتا، بولتا اور پڑھتا ہے۔"

"می لارڈ! ابھی آپ نے فرمایا کیپٹن ڈینیل کے کتنے رشتے دار انگلستان میں ہیں، اس بارے میں آپ یقین سے نہیں کہہ سکتے؛ تاہم اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے بعض رشتے داروں کے بارے میں آپ کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہیں۔ براہِ کرم ان کی تفصیل بتایئے۔ یہ بے حد ضروری ہے۔"

"جہاں تک مجھے معلوم ہے، کیپٹن ڈینیل کی دو خالائیں انگلستان میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام مسز ایورارڈ ہے اور وہ ہمپسٹڈ کے علاقے میں کہیں رہتی ہے۔ دوسری مس ڈینیل ہے اور ایسکوٹ کے آس پاس اس کا مکان ہے۔"

"ایسکوٹ!" پوٗرو نے مضطرب ہو کر ہاتھ ملے۔ "یہ جگہ ونڈسر کے نزدیک تو نہیں؟"

"بے شک! ونڈسر اور ایسکوٹ پاس پاس ہی ہیں،" لارڈ السٹیئر نے کہا۔ "یہ نکتہ ہمارے ذہن میں بھی تھا، مگر اس میں تشویش کی بات نظر نہیں آتی۔"

"اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ لوگ کیپٹن ڈینیل پر بہت اعتماد کرتے ہیں اور کسی قسم کا شُبہہ کرنے کو تیار نہیں؟"

اس سوال پر لارڈ السٹیئر کے لہجے میں کسی قدر تلخی آ گئی۔ "نہیں مسٹر پوٗرو! ان دنوں ہم جن حالات سے دوچار ہیں، اُنہیں دیکھتے ہُوئے کوئی فرد بھی شک و شبہے سے بالا نہیں۔"

"بہرحال ۔۔۔۔ مجھے اس امر پر تعجب ہے کہ وزیرِ اعظم کی حفاظت اور نگرانی کا معقول انتظام نہ کیا گیا ۔۔۔ ظاہر ہے ایسے حالات میں

کسی بھی لمحے اُن پر قاتلانہ حملہ ممکن تھا۔"

لارڈ السٹیئر نے بطور اظہارِ ندامت گردن میں ہلکا سا خم پیدا کرتے ہُوئے کہا: "ہم خود بھی حیران ہیں کہ ایسا کیونکر ہُوا۔ حقیقت یہ ہے کہ وزیرِاعظم کو ضرورت سے زیادہ حفاظتی انتظامات پسند نہیں اور وہ ہمیشہ اپنے اردگرد پولیس یا مسلح افراد کی ریل پیل دیکھ کر ناک بھوں چڑھایا کرتے تھے؛ چنانچہ اُن کے مزاج کی اُفتاد دیکھتے ہُوئے ضروری ہُوا کہ وزیرِاعظم کو بتائے بغیر ان کی حفاظت کے انتظامات کیے جائیں ـــــ لہٰذا اس موقع پر بھی ایک پولیس کار وزیرِاعظم کی کار کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلے سے موجود تھی جس میں پولیس کے تمام افراد سفید کپڑوں میں تھے۔ یہاں مَیں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہُوں کہ وزیرِاعظم کی کار کا شوفر اومرفی بھی سی آئی ڈی کا آدمی ہے۔"

"اومرفی!" پوئرو کے کان کھڑے ہُوئے۔ "اس قسم کے نام عموماً آئرش لوگوں کے ہُوا کرتے ہیں!"

"جی ہاں، اومرفی بھی آئرلینڈ کا باشندہ ہے۔"

"بہت خوب! اب ذرا یہ بھی بتا دیجیے کہ یہ شخص اومرفی آئرلینڈ کے کس حصّے کا رہنے والا ہے۔"

"میرا خیال ہے اس کا تعلق کاونٹی کلیر سے ہوگا۔"

"آگے چلیے می لارڈ!" پوئرو نے مسکراتے ہُوئے کہا۔ "قطع کلام کی پھر معافی چاہتا ہُوں۔ مگر آپ جانتے ہیں ایسے سوال کس قدر ضروری ہوتے ہیں۔"

"مَیں کہہ رہا تھا کہ وزیرِاعظم لندن کی طرف روانہ ہُوئے۔ وزیرِاعظم اور کیپٹن ڈینیل کار کی پچھلی نشست پر بیٹھے تھے اور شوفر اومرفی کے برابر والی نشست خالی تھی۔ وزیرِاعظم کی کار کے پیچھے کوئی سو گز کے فاصلے پر پولیس کی کار تھی۔ چلتے چلتے اچانک نامعلوم وجوہ کی بنا پر وزیرِاعظم کی کار مین روڈ سے ہٹ کر سائڈ روڈ پر آ گئی اور . . ."

"غالباً سڑک کے اُس مقام پر جہاں سے موڑ شروع ہوتا ہو گا؟" پوئرو نے کہا۔

لارڈ السٹیئر کے چہرے پر سخت حیرت کے آثار نمودار ہُوئے۔ "خدا کی پناہ! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہاں سڑک پر کوئی موڑ تھا؟"

"مہربانی فرما کر اپنا بیان جاری رکھیے می لارڈ!" پوئرو نے کہا۔ "ہم لوگ ایسی باتیں عموماً جان لیا کرتے ہیں۔"

"نامعلوم وجوہ کے باعث وزیرِاعظم کی کار مین روڈ سے ہٹ کر سائڈ روڈ پر اُتر گئی اور یہ کام اس تیزی سے ہُوا کہ عقب میں آنے والی پولیس کار کو احساس ہی نہ ہو سکا کہ وزیرِاعظم کی کار مین روڈ سے ہٹ کر سائڈ روڈ پر جا چکی ہے۔ پولیس کار مین روڈ پر دوڑتی رہی . . . ادھر وزیرِاعظم کی کار ابھی سائڈ روڈ پر تھوڑی دُور ہی گئی تھی کہ چند نقاب پوش افراد نمودار ہُوئے اور انُھوں نے کار کو ٹھہرا لیا . . . شوفر نے . . . موقع کی نزاکت بھانپ لی اور گاڑی کو ریورس گیئر میں لا کر واپس لے جانا چاہا، مگر نقاب پوشوں نے اُسے مُہلت ہی نہ دی۔ عین اُسی لمحے وزیرِاعظم نے کار کی کھڑکی میں سے گردن نکال کر یہ جاننا چاہا کہ نقاب پوش افراد کیا چاہتے ہیں۔ دفعتہً گولی چلی جو وزیرِاعظم کے سر پر سے گزری، پھر دوسرا فائر ہُوا اور اس مرتبہ گولی وزیرِاعظم کا بایاں رخسار چھُوتی گئی ـــــ اومرفی چونکہ پہلے ہی خطرہ بھانپ چکا تھا، اس لیے اُس نے پیچھے جانے کے بجائے ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھا اور نقاب پوشوں کے نرغے سے کار آگے نکال لینے میں حیرت انگیز پھرتی دکھائی۔"

"یہ شخص اومرفی واقعی بڑا بہادر آدمی نکلا!" پوئرو نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

"جی ہاں۔ اگر وہ ذرا بھی غفلت یا بد حواسی کا شکار ہو جاتا تو وزیرِاعظم کی خیر نہ تھی۔" لارڈ السٹیئر نے کہا۔ "وزیرِاعظم کے رُخسار سے خون بہہ رہا تھا جسے اُنھوں نے اپنے رومال سے صاف کر لیا۔ حقیقت میں وہ بال بال بچے تھے اور یہی گولی اُن کے دماغ میں بھی پیوست ہو سکتی تھی۔ بہرحال اُنھوں نے حوصلہ قائم رکھا۔ راستے میں ایک مقامی کاٹیج ہسپتال موجود تھا، وزیرِاعظم نے وہاں جا کر زخم پر دوا لگوائی اور ہسپتال کے ڈاکٹر نے پٹّی وغیرہ باندھ دی۔ ہسپتال میں اس وقت سوائے ڈاکٹر کے کوئی نہ تھا اور وزیرِاعظم نے بھی اپنی شخصیت کا اظہار مناسب نہ جانا۔ ہسپتال سے نکل کر وہ اپنے راستے پر روانہ ہو گئے۔ انُھیں چیئرنگ کراس پہنچنا تھا جہاں ایک اسپیشل ٹرین اُنھیں ڈوور کی بندرگاہ تک لے جانے کے لیے تیّار کھڑی تھی۔ چیئرنگ کراس پر اس واقعے کے بارے میں کیپٹن ڈینیل نے پولیس کو مختصر سا بیان دیا اور پھر یہ دونوں فرانس روانہ ہو گئے۔ ڈوور کی بندرگاہ پر موجود بحریہ کا ایک جنگی جہاز اُنھیں بولون تک لے گیا اور بولون پہنچنے کے بعد جو کچھ ہُوا، وہ آپ حضرات سن

ہی چکے ہیں۔ اُس بوگس کار پر یونین جیک بھی لہرا رہا تھا جس میں وزیرِ اعظم اور کیپٹن ڈینیل کو سوار کرا کے نامعلوم افراد لے گئے۔"

لارڈ السٹیئر نے رومال نکال کر چہرہ صاف کیا اور پوئرو کی طرف دیکھا۔

"می لارڈ! بس یہی کچھ آپ کو کہنا تھا؟" پوئرو نے پوچھا "کوئی اور خاص بات اپنے بیان میں آپ چھوڑ تو نہیں گئے؟"

لارڈ السٹیئر نے ایک ثانیے غور کیا ـــــ پھر یک لخت کہا:

"ہاں، ایک بات تو رہ ہی گئی، بے حد عجیب اور اہم بات۔"

پوئرو نے پہلو بدلا اور وہ کرسی پر سنبھل کر بیٹھ گیا "می لارڈ، وہ عجیب اور اہم بات کیا ہے؟"

"چیئرنگ کراس پر وزیرِ اعظم اور کیپٹن ڈینیل کو چھوڑنے کے بعد وزیرِ اعظم کی کار واپس ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ پر نہ پہنچی۔ پولیس راستے میں ہونے والی واردات کے بارے میں اومرفی سے پوچھ گچھ کے لیے بے چین تھی۔ جب خاصی دیر انتظار کے بعد بھی وزیرِ اعظم کی سرکاری کار اُن کے مکان پر واپس نہ آئی تو قدرے تشویش پیدا ہوئی، چنانچہ پولیس اس کار کی تلاش میں نکلی اور آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ وزیرِ اعظم کی گمشدہ کار سوہو کے بدنام علاقے میں ایک معمولی ریستوران کے باہر کھڑی تھی۔ اس ریستوران کے بارے میں یہ کہنے کی شاید ضرورت نہیں کہ وقتاً فوقتاً اس مقام پر جرمن ایجنٹ ایک دوسرے سے رابطہ قائم کیا کرتے تھے۔۔۔"

"بہت خوب!۔۔۔" پوئرو کی سبز آنکھوں میں چمک سی پیدا ہوئی "یہ تو واقعی بے حد اہم بات آپ نے بتائی۔ وزیرِ اعظم کا شوفر کہاں تھا؟ کیا اس کا کوئی سُراغ ملا؟"ـــ

"جی نہیں ـــ اومرفی کا کچھ پتہ نہ چل سکا اور ـــــــ حیرت کی بات یہ ہے کسی شخص نے بھی اومرفی کو نہیں دیکھا، حالانکہ وہی وزیرِ اعظم کی کار چلا رہا تھا اور چیئرنگ کراس پر بھی پولیس نے اُسے دیکھا تھا۔ بہر حال، پولیس ابھی تک اومرفی کو سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ سوہو کے علاقے ہی میں کہیں موجود ہو یا جرمن ایجنٹ اُسے کہیں اور لے گئے ہوں، مگر سوال یہ ہے کہ وہ وزیرِ اعظم کی کار لے کر وہاں گیا کیوں۔"

"یقیناً یہ سوال نہایت دلچسپ ہے" پوئرو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "دو آدمی پراسرار طور پر گم ہوئے ہیں۔ ایک وزیرِ اعظم اور دوسرا اُن کا سرکاری شوفر۔ وزیرِ اعظم فرانس کی سرزمین میں گم ہوئے اور اُن کا شوفر لندن میں غائب ہوا۔ یہ معاملہ تو انتہائی پُراسرار بنتا جا رہا ہے می لارڈ!"

لارڈ السٹیئر نے اثبات میں گردن ہلائی، البتہ زبان سے کچھ نہ کہا۔

ایک بار پھر ہم چاروں چند لمحوں تک خاموش بیٹھے رہے۔ لارڈ السٹیئر اور مسٹر ڈاج کے چہروں سے سخت اضطراب اور پریشانی ٹپک رہی تھی۔

"اومرفی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ می لارڈ! وہ قابلِ اعتماد شخص تھا؟" پوئرو نے پوچھا۔

"اومرفی کے بارے میں اس وقت میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ اگر کل تک کوئی شخص اسے غدار کہتا تو میں کہنے والے کا مُنہ نوچ لیتا۔"

"اور آج؟" پوئرو نے فوراً لقمہ دیا۔

"آج میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک قابلِ اعتبار شخص تھا۔"

پوئرو نے دو تین بار گردن کو ہلکی سی جنبش دی اور پھر گہرا سانس لیتے ہوئے کہا:

"جناب والا! میں آپ کی مجبوری سمجھ رہا ہوں۔ اب یہ فرمائیے کہ پورے معاملے میں میں۔۔۔ یعنی میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"ہم اس لیے آپ کے پاس آئے ہیں، مسٹر پوئرو!" لارڈ السٹیئر نے جلدی سے کہا "ہمیں سکاٹ لینڈ یارڈ کے بعض سُراغرسانوں نے بتایا ہے کہ یہ مسئلہ پورے انگلستان میں آپ کے سوا اور کوئی حل نہیں کر سکتا، چنانچہ آپ کے پاس آنے سے پہلے ہم ہر ممکن انتظام کر کے آئے ہیں۔ ابھی ایک گھنٹے بعد اسپیشل ٹرین آپ کو لے کر ڈوور روانہ ہو گی اور اس سفر میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے چند تجربے کار اور ماہرِ فن افراد آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اُن کے علاوہ ایک فوجی افسر اور سی آئی ڈی کا ایک آدمی بھی آپ کی امداد اور احکام کی تعمیل کے لیے ہمہ وقت حاضر رہے گا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے افسروں کو آپ اپنا ماتحت سمجھیے، وہ حالات کے مطابق مشورہ بھی دے سکیں گے اور آپ کی ضرورتوں کا انتظام بھی کریں گے۔ ایسے ہی احکام پیرس میں بھی

فرانسیسی پولیس کو جاری کیے جا چکے ہیں۔ مزید آپ جو کچھ چاہتے ہیں، وہ بتا دیجیے۔"

"آپ کا بے حد شکریہ! اتنے قابل اور تجربے کار آدمیوں کے بعد کسی اور چیز کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے! مِی لارڈ!" پوئرو نے کہا۔ "تاہم ایک نجی نوعیت کا سوال آپ سے کرنا چاہوں گا اور وہ یہ کہ اگر بدقسمتی سے وزیرِ اعظم کو ڈھونڈ نہ پاؤں تو پھر آپ کیا کریں گے؟"

"ہم پھر کیا کر سکتے ہیں؟ مسٹر پوئرو!" لارڈ السٹیئر نے آہستہ سے کہا۔ "ہم سمجھیں گے کہ انگلستان ہار گیا ... اور اس کے حریف جیت گئے ..."

※

معزز ملاقاتیوں کے رخصت ہوتے ہی میں پوئرو پر پل پڑا:

"ٹھیک ٹھیک بتاؤ، تمہاری رائے کیا ہے؟"

پوئرو وقت ضائع کیے بغیر ضرورت کی چند چیزیں چھوٹے سے سُوٹ کیس میں رکھ رہا تھا۔ اُس نے گردن موڑ کر میری طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا:

"میری کوئی رائے نہیں، ابھی میں یہ سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں ... اندھیرا ہی اندھیرا ہے ... ابھی تو یہ طے کرنا بھی مشکل ہے کہ وزیرِ اعظم زندہ ہے یا مُردہ، تاہم اس میں شک نہیں کہ یہ کانفرنس بے حد اہم ہے اور وزیرِ اعظم کی اس میں غیر حاضری انگلستان کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگی۔ یہ بات یقینی ہے کہ اُسے اغوا کیا گیا ہے۔"

"اگر اُن لوگوں کا مقصد وزیرِ اعظم کو اغوا ہی کرنا تھا تو انہوں نے یہاں لندن میں اُس پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا؟"

"آہ! ... یہی وہ سوال ہے جس کا جواب میں ابھی تک نہ پا سکا۔ پہلی نظر میں اس فعل کا کوئی دانش مندانہ جواز نہیں ملتا۔"

"کیا یہ ممکن نہیں کہ وزیرِ اعظم پر لندن میں قاتلانہ حملہ کرنے والے کوئی اور ہوں اور فرانس میں اغوا کرنے والے کوئی اور؟ ..."

"نہیں ..." پوئرو نے کہا "یہ بات عقل میں نہیں آتی۔ پھر ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ اس پورے واقعے میں آخر مشکوک آدمی کون ہو سکتا ہے۔ کیپٹن ڈینیل یا وزیرِ اعظم کا سرکاری شوفر اومرفی؟ اِن دونوں میں سے یقیناً ایک آدمی مشکوک معلوم ہوتا ہے، ورنہ کار کو مین روڈ پر جاتے جاتے سائڈ پر اُترنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ اومرفی نے اپنی مرضی سے کار سائڈ روڈ پر اُتاری اور اُسے علم تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے یا کیپٹن ڈینیل نے اُسے حکم دیا۔"

"اومرفی وزیرِ اعظم کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا تھا" میں نے کہا۔ "یقیناً اُس نے کیپٹن ڈینیل کی اجازت یا اشارے سے کار سائڈ روڈ پر اُتاری ہوگی۔"

"ایسا ہوتا تو وزیرِ اعظم کو ضرور خبر ہوتی۔ ڈینیل، وزیرِ اعظم کے برابر ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اگر اومرفی واقعی قابلِ اعتماد آدمی تھا تو اُس نے وزیرِ اعظم کی کار مین روڈ سے سائڈ روڈ پر کیوں اُتاری؟ اور اگر وہ دشمنوں کا آدمی تھا تو وزیرِ اعظم پر دو گولیاں چلنے کے بعد اُس نے دوبارہ کار مین روڈ پر لا کر کیوں دوڑائی اور یُوں وزیرِ اعظم کی جان بچانے کا کارنامہ کیوں سرانجام دیا؟ پھر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ چیرنگ کراس سے وزیرِ اعظم کی کار وہ اُن کی رہائش گاہ پر کیوں نہ لے گیا اور سوہو کے بدنام علاقے میں وہ کار ایک ایسے ریستوران کے سامنے کیوں کھڑی پائی گئی جہاں جرمن ایجنٹ ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں۔"

"بہرحال اِس راز سے پردہ تو فرانس پہنچ کر اُٹھے گا" میں نے کلاک پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا "ہمیں اسٹیشن کی طرف چل پڑنا چاہیے۔"

اُس نے ذرا توقف کیا اور سامان سُوٹ کیس میں رکھنے کے بعد مضطرب لہجے میں کہا: "میرے لیے سب سے زیادہ تشویش انگیز بات یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی جگہ پر وزیرِ اعظم کو غائب کیا گیا اور فرانسیسی پولیس ابھی تک اُسے تلاش نہیں کر پائی، حالانکہ ایسی چھوٹی جگہوں پر کسی مشہور و معروف آدمی کو اغوا کر کے زیادہ دیر تک چھپائے رکھنا ممکن ہی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب انگلستان اور فرانس، دونوں ملکوں کی پولیس اور فوج وزیرِ اعظم کا سُراغ لگانے میں ناکام رہی، وہاں میں اکیلا کیا کر لوں گا؟"

※

چیرنگ کراس اسٹیشن پر مسٹر ڈاج سے ہماری دوبارہ ملاقات

ہُوئی۔ اُن کے دائیں بائیں دو آدمی مؤدبانہ کھڑے تھے۔ مسٹر ڈاج نے تعارف کراتے ہُوئے کہا:

"یہ مسٹر بارنس ہیں ___ سکاٹ لینڈ یارڈ کے نامور سراغ رساں، اور یہ مسٹر میجر نارمن ہیں، فوج کی نمائندگی کر رہے ہیں... اس مہم میں یہ دونوں حضرات ہر طرح آپ کی مدد اور تعاون کے لیے حاضر رہیں گے۔ خدا آپ کو کامیابی عطا کرے! آپ کی کامیابی، ہم لوگوں کی کامیابی ہے۔"

مسٹر بارنس اور میجر نارمن، دونوں خاصے سنجیدہ اور کسی قدر گھبرائے ہُوئے نظر آتے تھے۔ پوئرو نے اُن سے چند رسمی باتیں کیں۔ یکایک کچھ فاصلے پر میری نگاہ سکاٹ لینڈ یارڈ کے مشہور و معروف انسپکٹر جاپ کی طرف اُٹھ گئی۔ جاپ اور پوئرو کے مابین پُرانے اور بے تکلفی کے تعلقات استوار تھے۔ بہت سے معاملات اور مسائل میں یہ دونوں ایک دوسرے سے مشورہ بھی کرتے تھے اور بارہا پوئرو نے پیچیدہ اور لاینحل کیسوں میں انسپکٹر جاپ کی مدد بھی کی تھی۔ انسپکٹر جاپ، پوئرو کی ذہنی صلاحیتوں کا حد درجے معترف اور مدّاح تھا۔ اُس وقت وہ ایک طویل قامت شخص سے گفتگو کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہماری جانب آیا اور مُصافحہ کرنے کے بعد کہنے لگا:

"مجھے معلوم تھا یہ معاملہ ہرکوئل پوئرو ہی کے سپرد ہو گا۔ وزیرِ اعظم کا اغوا کوئی معمولی واردات نہیں۔ مجرم یقیناً بہت منظّم اور دلیر معلوم ہوتے ہیں، لیکن میں سمجھتا ہُوں کہ وہ زیادہ دیر ہماری نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکیں گے۔ فرانسیسی فوج اور پولیس شکاری کُتّوں کی طرح وزیرِ اعظم کی بُو پانے کی سعی کر رہی ہے۔ ہمارے آدمی بھی اس کے ساتھ ہیں اور ابھی چند اور تجربے کار لوگ فرانس جانے والے ہیں۔ آپ دیکھیے گا چند گھنٹوں کے اندر اندر وزیرِ اعظم کا سُراغ مل جائے گا۔"

"بشرطیکہ وزیرِ اعظم زندہ سلامت ہوں۔" مسٹر بارنس نے غم و اندوہ سے بھری ہُوئی آواز میں کہا۔

انسپکٹر جاپ کے چہرے کا رنگ یہ جملہ سُن کر اُڑ گیا۔ "جی ہاں... بشرطیکہ وہ زندہ سلامت ہوں... بہرکیف، میرا احساس یہی ہے کہ وزیرِ اعظم ابھی تک بخیر و عافیت ہیں۔"

"میرا احساس بھی یہی ہے۔" پوئرو نے کہا۔ "وزیرِ اعظم زندہ ہیں، مگر سوال یہ ہے کیا ہم اُنہیں بروقت تلاش کر پائیں گے؟ بہرحال، انسپکٹر جاپ کی اس بات سے بھی میں قطعی اتّفاق کرتا ہُوں کہ جن لوگوں نے وزیرِ اعظم کو اغوا کیا ہے، وہ اُنہیں دیر تک محبوس نہ رکھ پائیں گے۔"

عین اُسی لمحے ٹرین نے روانگی کی وسل دی اور ہم لپک کر ایک مخصوص ڈبّے میں سوار ہو گئے۔ گاڑی خاصی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ یہ عجیب و غریب سفر تھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ والوں نے اپنے اپنے بریف کیس کھولے اور ان میں سے شمالی فرانس کے نقشے نکال کر اپنے سامنے پھیلا لیے۔ پھر وہ نقشوں پر اُن سڑکوں اور گاؤں کی نشان دہی کرتے رہے جن سے وزیرِ اعظم انگلستان کو گزرنا تھا۔ ہر شخص سرگرمی سے بحث مباحثے میں مصروف ہو گیا۔ ہرکوئل نے اس مباحثے میں شرکت سے گریز کیا اور الگ تھلگ اپنی سیٹ پر آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا۔ وقفوں وقفوں سے وہ آنکھیں کھول کر اپنے سامنے کسی غیر مرئی شے کو پلک جھپکائے بغیر گھورتا اور پھر آنکھیں مُوند لیتا۔ اس کے چہرے پر کسی معصوم بچّے کا سا تحیّر پھیلا ہُوا تھا۔ اس دوران میں مَیں میجر نارمن سے باتیں کرتا رہا جس کے پاس وزیرِ اعظم کو ڈھونڈنے کے سلسلے میں چند خاص دلائل اور راستے موجود تھے۔ وہ دلچسپ آدمی ثابت ہُوا۔

ڈوور پہنچ کر ہم ٹرین سے اُترے۔ بحریہ کا ایک چھوٹا سا جنگی جہاز ہمیں فرانس کی بندرگاہ بولون تک لے جانے کو منتظر تھا۔ ہم ٹرین سے اُتر کر سمندر کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک پوئرو نے اپنا مُنہ میری طرف بڑھایا اور آہستہ سے کان میں کہا: "یہ نہایت ہولناک ہے پیارے دوست... نہایت ہولناک..."

مَیں صرف مُسکرا کر رہ گیا۔ مجھے معلوم تھا پوئرو سمندری سفر سے بے حد گھبراتا ہے۔

بحریہ کا جنگی جہاز اندر سے خاصا آرام دہ تھا۔ جونہی ہم اپنے کیبن میں داخل ہُوئے اور نرم صوفوں پر بیٹھے، جہاز کے انجن چل پڑے اور ایک زبردست گرج کے ساتھ جہاز رُود بارِ انگلستان کا سینہ چیرتے ہُوئے بولون کی طرف بڑھنے لگا۔ پوئرو کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی اور اُس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ مسٹر بارنس نے پوئرو سے کہا: "سر! میجر نارمن کے پاس شمالی فرانس کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو..."

پوئرو نے آنکھیں کھولے بغیر نفی میں گردن ہلائی اور بے صبری سے کہا: "نہیں... نہیں... اِس وقت مَیں سخت اذیّت میں

ہُوں... سمندر کا سفر مجھے نڈھال کر دیتا ہے... بھلا ایسی حالت میں شمالی فرانس کا نقشہ کیونکر دیکھ سکتا ہُوں؟.. خُدا کے لیے مجھے تنہا چھوڑ دیجیے!"

میجر نارمن نے حیرت اور مایُوسی کے مِلے جُلے تاثّرات کے ساتھ میری طرف دیکھا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔ غالباً اُسے پوئرو کے اس رویّے سے صدمہ پہنچا تھا۔

جہاز کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی اور اُس نے اندازے سے بھی کم وقت میں بولون کی بندرگاہ پر پہنچا دیا۔ ابھی وہ بندرگاہ کے اندر داخل ہو رہا تھا کہ مَیں نے پوئرو کو کیبن سے باہر نکل کر ڈیک کی جانب آتے دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا وہ نزدیک آیا۔ انسپکٹر جاپ اُس وقت بھی نقشہ ہاتھ میں تھامے اس واردات پر تبصرہ کر رہا تھا۔ اُس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہُوئے کہا: "یہ دیکھیے... یہ رہی بولون کی بندرگاہ... اور یہ ہے وہ جگہ جہاں وزیرِاعظم جنرل ہیڈکوارٹرز کی جانب سے بھیجی گئی کار پر سوار ہونے والے تھے۔ میرا خیال ہے اغوا کرنے والوں نے وزیرِاعظم کو اِس مقام پر دوسری کار میں منتقل کیا..."

"جی ہاں! میرا اندازہ بھی یہی ہے۔" سکاٹ لینڈ یارڈ کے جاسوس نے جاپ کی ہاں میں ہاں ملائی۔ "ہو سکتا ہے اُنھوں نے اِس دوران میں وزیرِاعظم کو کسی بحری جہاز یا کشتی میں منتقل کر دیا ہو۔ کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ فرانسیسی پولیس کو بندرگاہ میں کھڑے تمام جہازوں اور کشتیوں کی تلاشی لینے کا حکم جاری کرایا جائے؟"

"یہ حکم پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔" انسپکٹر جاپ نے سر ہلایا۔

جب ہمارا چھوٹا سا قافلہ زمین پر اُترا تو آسمان پر سُورج اچھا خاصا بلند ہو چکا تھا اور فضا میں پھیلی ہُوئی خُنکی بتدریج کم ہو رہی تھی۔ میجر نارمن نے ہرکوئل پوئرو کے شانے پر آہستہ سے ہاتھ رکھتے ہُوئے کہا: "سر! آپ کے لیے ایک ملٹری کار بھجوائی گئی ہے، آپ اِس میں سوار ہو کر پیرس جائیں گے۔"

"شکریہ!... بہت بہت شکریہ!" پوئرو نے کہا۔ "مگر فی الحال مَیں بولون سے کہیں اور جانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔"

میجر نارمن حیرت سے اُس کا مُنہ تکنے لگا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا، پوئرو نے ہاتھ اُٹھا کر سامنے ایک عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے کہا:

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو یقیناً یہ کوئی ہوٹل ہے۔ مَیں اِس ہوٹل میں ٹھہرنا پسند کروں گا۔ براہِ کرم دیکھیے یہاں کوئی کمرہ مل سکتا ہے۔"

انسپکٹر جاپ نے کچھ گرم سرد کہنے کے لیے مُنہ کھولا ہی تھا کہ پوئرو نے اُسے ٹوک دیا: "نہیں نہیں، میرے دوست! اب کچھ مت کہنا... تم جانتے ہو سمندری سفر کے بعد میں کس قدر تھک جاتا ہوں۔ مجھے اپنی ذہنی اور دماغی بیٹریاں چارج کرنے کے لیے کئی گھنٹے آرام کی ضرورت پیش آتی ہے اور مَیں دیکھتا ہُوں یہ ہوٹل آرام و سکون کے لیے بہت اچھا ہے۔"

پانچ گھنٹے مسلسل — پُورے پانچ گھنٹے — ہرکوئل پوئرو آرام کُرسی پر لیٹا ہوٹل کے کمرے کی دیوار پر نظریں جمائے رہا... بے حس و حرکت... جیسے بلّی چوہے کے بِل کے پاس بیٹھی ہو... اپنے شکار کے باہر نکلنے کی منتظر — نہایت صبر و استقلال کے ساتھ... کبھی اُس کی سبز آنکھوں میں بے پناہ چمک نمودار ہوتی اور چہرہ دمکنے لگتا اور کبھی وہ اُداس نظر آتا... سکاٹ لینڈ یارڈ سے آئے ہُوئے ماہرِ فن تجربے کار جاسوس اُسے دیکھ دیکھ کر حیران اور پریشان ہوتے رہے، مگر کسی کو دَم مارنے کی جرأت نہ تھی۔ میجر نارمن کی حالت سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سخت غصّے میں ہے اور اس تماشے سے بور ہو چکا ہے۔ خود میری کیفیت بھی اُن لوگوں سے مختلف نہ تھی، لیکن مَیں پوئرو کا مزاج شناس تھا، جانتا تھا اُس کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔

ہوٹل کی کھڑکی سے سمندر کا نظّارہ بڑا دلفریب تھا۔ جہازوں کی چمنیوں سے اُٹھتا ہُوا دُھواں، کشتیوں کے انجنوں کی گڑگڑاہٹ اور بندرگاہ کی چہل پہل جی بہلانے کا سامان رکھتی تھی۔ دفعتہً مَیں نے اپنے عقب میں پوئرو کی آواز سُنی۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا: "بہت وقت گزر چکا، آؤ اب چلیں۔"

مَیں نے پلٹ کر دیکھا اُس کی ظاہری حالت میں زبردست انقلاب نمودار ہو چکا تھا۔ شدّتِ جوش سے اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ سُرخ اور سبز آنکھوں کی چمک دمک خاصی تیز تھی۔ میجر نارمن اور سکاٹ لینڈ یارڈ کا انسپکٹر بارنس دونوں کمرے میں موجود تھے۔ پوئرو اُن سے مخاطب ہُوا: "معاف کرنا دوستو! میری وجہ سے آپ کو

خاصی کوفت ہُوئی، مگر مَیں مجبور تھا، مجھے کچھ نظر نہ آرہا تھا؛ چنانچہ مجھے روشنی کا انتظار کرنا پڑا... اور آپ لوگ یہ جان کر خوش ہوں گے کہ بالآخر مجھے چند کرنیں نظر آ ہی گئیں۔"

میجر نارمن جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ "مَیں آپ کے لیے کار منگوانے کا حکم دیتا ہُوں۔"

"نہیں... مجھے کار کی ضرورت نہیں۔" پوئرو نے کہا۔

"سر! آپ پیدل چلنا پسند کریں گے؟"

"نہیں، مَیں کشتی کے ذریعے سمندر عبور کرنا چاہتا ہُوں۔"

میجر نارمن کا مُنہ ایک بار پھر حیرت سے کُھل گیا۔ "سر! آپ سمندر عبور کریں گے؟"

"جی ہاں! میرے اپنے قاعدے اور اُصول ہیں... اور مَیں ہمیشہ ابتدا ہی سے آغاز کرتا ہُوں... مجھے فوراً انگلستان واپس جانا ہوگا۔"

⁂

اسی روز سہ پہر کے تین بجے ہم ایک بار پھر چیئرنگ کراس ریلوے اسٹیشن پر کھڑے تھے۔ بولون سے ڈوور تک واپسی کے دوران ہرکوئل پوئرو پہلے کی طرح پھر گونگا اور بہرہ بن چکا تھا۔ ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود اُس نے کچھ نہ بتایا، صرف ایک دو بار میجر نارمن سے بہت مدّھم آواز میں چند الفاظ کہے۔ ڈوور پر میجر نارمن نے پوئرو کے کہنے پر چند ٹیلی گرام روانہ کیے۔ کہاں اور کس کے نام؛ یہ مجھے اندازہ نہ ہو سکا اور نہ پوئرو نے بتایا۔ لندن پہنچے تو ایک بڑی پولیس کار ہمارا انتظار کر رہی تھی۔ سفید کپڑوں میں چند پولیس افسر کار کے اندر موجود تھے۔ پوئرو کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک افسر نے بڑھ کر سلیوٹ کیا اور ایک بڑا سا کاغذ اُس کی طرف بڑھایا۔ مَیں نے اُس کاغذ پر کچھ ٹائپ کیا ہُوا دیکھا۔ پوئرو نے معنی خیز مُسکراہٹ لبوں پر لاتے ہُوئے کہا:

"یہ دراصل اُن کاٹیج ہسپتالوں کی فہرست ہے جو مغربی لندن میں ایک خاص دائرے کے اندر کام کر رہے ہیں۔ مَیں نے یہ فہرست تیار کرنے کے لیے میجر نارمن کی معرفت لندن پولیس کو تار بھجوایا تھا۔"

پولیس کار میں سوار ہو کر، مختلف سڑکوں سے گزرتے ہُوئے، جب ہم چِسِ وِک اور برنیٹ فورڈ کی طرف مُڑے تو مَیں کسی قدر چونکا، اور پھر پولیس کار ونڈسر سے گزرتی ہُوئی ایسکوٹ کے راستے پر دوڑنے لگی تو میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ مجھے یاد آیا کہ ایسکوٹ ہی وہ علاقہ ہے جہاں کیپٹن ڈینیل کی ایک خالہ رہتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہرکوئل پوئرو ڈینیل کے پیچھے ہے؛ اومرفی پر اُسے شبہہ نہیں۔ یکایک ایک چھوٹے سے مکان کے آگے پولیس کار ٹھہر گئی۔ پوئرو کار سے نکلا اور دروازے پر لگی ہُوئی گھنٹی بجانے لگا۔ چند ثانیے بعد دروازہ کُھلا اور پوئرو اندر چلا گیا۔ ہم سب خاموشی سے کار ہی میں بیٹھے رہے۔ وہ دو منٹ بعد واپس آیا اور کار میں بیٹھ گیا۔ پولیس والوں نے استفہامیہ انداز میں اُس کی جانب دیکھا۔ اُس نے تین بار نفی میں گردن ہلائی اور کار دوبارہ چل پڑی۔ مَیں نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی، چار بج چکے تھے، اور مَیں سوچ رہا تھا کہ بالفرض اس واردات سے کیپٹن ڈینیل کا تعلّق ثابت ہو جائے تو کیا حاصل ہوگا۔ پوئرو اپنی سیٹ پر خاموش بیٹھا تھا، پولیس کار شاہراہ پر پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ یکایک پوئرو کی ہدایت پر کار پھر اُسی روڈ پر ڈال دی گئی۔ ایک بار پھر وہ چھوٹی سی عمارت کے آگے رُکی۔ معلوم ہُوا یہ کاٹیج ہسپتال ہے۔ پوئرو کار سے اُتر کر ہسپتال میں گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آگیا۔ کار آگے چل پڑی۔ مزید آدھ گھنٹے کے اندر اندر اُس نے کوئی پانچ کاٹیج ہسپتالوں کے آگے کار رُکوائی، ہر مرتبہ وہی کار سے اُتر کر ہسپتال کے اندر جاتا رہا۔ آخری بار اُس نے میجر نارمن کے کان میں کچھ کہا۔ جواب میں اُس کی مدّھم آواز میرے کانوں تک پہنچ گئی۔

"جی ہاں۔ اگر آپ یہاں سے بائیں جانب ہو جائیں تو کچھ فاصلے پر پُل آجائے گا اور وہ لوگ وہیں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

تھوڑی دُور جانے کے بعد چھوٹا سا پُل دکھائی دیا جو سائڈ روڈ پر بنا ہُوا تھا، اس کے نزدیک ہی ایک کار کھڑی تھی، اس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ پوئرو پولیس کار سے اُتر کر دوسری کار کی طرف گیا اور ان آدمیوں سے باتیں کرنے کے بعد واپس آگیا۔ اب ہماری کار شمال کی جانب جا رہی تھی۔ مَیں نے شیشے میں سے جھانک کر دیکھا، پُل والی کار ہمارے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔ کچھ دیر اسی طرح دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی رہیں۔ اب ہم شمال کی جانب لندن کے نواحی علاقے میں آگئے تھے۔ بالآخر ایک اُونچے اور بڑے مکان کے سامنے پولیس کار جھٹکے سے روک دی گئی۔ یہ مکان مین روڈ سے ہٹ کر ذرا فاصلے پر

بنا ہوا تھا اور کوئی دوسرا مکان اُس کے آس پاس نہ تھا۔
میرے اور میجر نارمن کے سوا پولیس کار میں سے تمام افراد اتر کر اُس مکان کی طرف بڑھے۔ پوئرو سب سے آگے تھا اور اُس کے عقب میں سکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک شخص۔ پوئرو نے دروازے پر لگا ہُوا برقی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ مکان کے اندرونی حصّے میں گھنٹی بجنے کی آواز میرے کانوں تک بھی آسانی سے پہنچ گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کُھلا اور ایک عورت خادماؤں کے سے کپڑے پہنے نظر آئی۔
سکاٹ لینڈ یارڈ کے جاسوس نے بلند آواز سے کہا: "مَیں پولیس آفیسر ہُوں اور میرے پاس اس مکان کی تلاشی کا وارنٹ موجود ہے۔" یہ سُنتے ہی عورت کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی۔ عین اُسی وقت ایک دراز قامت اور خُوبصُورت عورت خادمہ کے پیچھے سے نمودار ہُوئی۔ اُس نے چلّا کر کہا:
"ایڈتھ... دروازہ بند کر دو... مجھے یہ لوگ چور اُچکے نظر آتے ہیں۔"
لیکن اِس سے پہلے کہ خادمہ دروازہ بند کرتی، پوئرو نے کُھلے دروازے میں جھٹ اپنا پاؤں بڑھا دیا اور جیب سے سیٹی نکال کر زور سے بجائی۔ سیٹی کی آواز سُنتے ہی سفید کپڑوں میں پولیس کے دو آدمی ایک دم مکان کے اندر گُھس گئے جو پوئرو سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔ اُن لوگوں نے اندر جاتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ مَیں اور میجر نارمن پولیس کار میں بیٹھے خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے اور میری سمجھ میں بالکل نہ آ رہا تھا کہ یہ قصّہ کیا ہے۔ پانچ منٹ بعد دروازہ دوبارہ کُھلا اور پوئرو سمیت پولیس کے تمام آدمی باہر نکل آئے، مگر اُن کے ساتھ تین افراد اور بھی تھے۔ دو آدمی اور ایک وہی عورت جس نے خادمہ کو دروازہ بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ تینوں افراد پولیس کی حراست میں تھے۔ شام کے گہرے ہوتے ہوئے سایوں میں اُن تینوں کی صُورتیں اچھی طرح نظر نہ آ رہی تھیں۔ عورت اور ایک آدمی کو اُس دوسری کار میں سوار کرایا گیا جس میں دو آدمی پہلے سے موجود تھے اور یہ کار بھی یقیناً پولیس ہی کی تھی۔ ایک آدمی کو پوئرو نے پولیس کار میں اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا، پھر اُس نے میری اور میجر نارمن کی طرف مُڑ کر کہا:
"مَیں دوسری کار میں جاؤں گا... اِس شخص کو آپ کی نگرانی میں دیتا ہُوں... آپ کا تعارف کرا دُوں... یہ مسٹر اومرفی ہیں..."
"اومرفی!" مَیں اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے مارے حیرت کے

اُچھل پڑا۔ اودمرفی اپنی جگہ چپ چاپ بیٹھا سامنے کسی غیر مرئی شے کو گھور رہا تھا۔ اُس نے ہمیں ایک نظر دیکھنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی۔ مَیں نے پوئرو سے کہا "کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ مسٹر اودمرفی کو ہتھکڑیاں پہنا دی جائیں؛ یہ بڑی مشکل سے ہاتھ آئے ہیں' ایسا نہ ہو کہ پھر غائب ہو جائیں۔"

پوئرو ہنس پڑا "نہیں نہیں ... ہتھکڑی کی ضرورت نہیں، مسٹر اودمرفی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوبارہ غائب نہ ہوں گے۔"

پوئرو دوسری کار میں جا بیٹھا اور ایک بار پھر ہم شمال کی جانب چل پڑے۔ مجھے اس پر تعجب تھا کہ ہم لندن واپس نہیں جا رہے تھے۔ یکایک پولیس کار کی رفتار سُست پڑنے لگی۔ باہر اندھیرا بڑھ گیا تھا؛ تاہم مجھے یہ جاننے میں دقت نہ ہُوئی کہ ہم ہینڈن ایئروڈروم کے نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ معاً مجھے احساس ہُوا کہ ہرکول پوئرو ہوائی جہاز کے ذریعے فرانس جانے کا پروگرام بنا چکا ہے۔ بلاشبہ آئیڈیا بہت عمدہ تھا، لیکن میری نگاہ میں اس وقت قطعی بے سُود کہ وقت نہ ہونے کے برابر تھا اور وزیرِاعظم کو تلاش کرنا باقی تھا۔ ہوائی جہاز میں سوار ہو کر فرانس جانے کے بجائے زیادہ بہتر یہ تھا کہ ایک ٹیلی گرام کے ذریعے فرانسیسی پولیس کو آگاہ کر دیا جاتا کہ اودمرفی مل گیا ہے اور اُس نے اب تک ضرور بتا دیا ہو گا کہ وزیرِاعظم کہاں ہے ... مگر ہرکول پوئرو خود فرانس جا کر وزیرِاعظم کو پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہے' حالانکہ ...

پولیس کار یک لخت رُک گئی اور میجر نارمن جلدی سے باہر نکلا۔ اس کی جگہ پولیس کے آدمی نے سنبھال لی۔ میجر نارمن چند لمحے پوئرو سے سرگوشیوں میں باتیں کرتا رہا اور پھر پیدل ہی ایک جانب چل دیا۔ اب مجھ میں صبر و ضبط کی تاب نہ رہی۔ مَیں پولیس کار سے باہر نکلا اور پوئرو کا بازو پکڑ کر دبے ہُوئے جوش سے کہنے لگا:

"مَیں تمہیں مبارک باد دیتا ہُوں ... تم نے اودمرفی کو ڈھونڈ نکالا ... اور یقیناً ان لوگوں نے تمہیں بتا دیا ہو گا کہ فرانس میں کس جگہ وزیرِاعظم کو چھپایا گیا ہے ... مگر تم خود ہوائی جہاز کے ذریعے فرانس کیوں جا رہے ہو؟ اس طرح وقت ضائع ہو گا ... فرانسیسی پولیس کو تار دے دو ... وہ لوگ خود وزیرِاعظم کو برآمد کر لیں گے۔"

پوئرو نے گہری سنجیدگی سے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا:

"میرے دوست! بدقسمتی سے کئی باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو ٹیلی گرام کے ذریعے نہیں بھیجی جا سکتیں۔"

⁂

ابھی مَیں پوئرو سے بحث کرنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ سامنے سے میجر نارمن لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہماری طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ فضائیہ کی وردی پہنے ایک نوجوان افسر بھی تھا۔ میجر نارمن نے اس کا تعارف کراتے ہُوئے کہا:

"یہ کیپٹن لائل ہیں اور یہ چند منٹ کے اندر اندر فرانس کی طرف پرواز کے لیے روانہ ہوں گے۔"

پوئرو نے اُس سے مصافحہ کیا۔ کیپٹن لائل نے کہا:

"جناب! فضا میں خاصی ٹھنڈ ہو گی اور مَیں دیکھتا ہُوں آپ گرم لباس بھی پہنے ہُوئے نہیں۔ مَیں ایک گرم کوٹ فراہم کر سکتا ہُوں۔"

لیکن پوئرو اس کی بات سے بے نیاز اپنی گھڑی میں دیکھ رہا تھا۔

"ابھی کچھ وقت باقی ہے ..."

پھر اُس نے نظر اُٹھا کر نوجوان افسر کی طرف دیکھا اور گردن جُھکا کر حسبِ عادت انکساری سے کہا:

"آپ کا بیحد شکریہ ... شاید آپ خیال کر رہے ہیں کہ مَیں ہوائی جہاز میں سفر کرنے والا ہُوں! جی نہیں، مَیں وہ مسافر نہیں جسے آپ فرانس لے جا رہے ہیں ... وہ کوئی اور آدمی ہے اور اُن سے ابھی آپ کا تعارف کرایا جائے گا۔"

مَیں نے اپنے عقب میں قدموں کی آہٹ سُنی، مُڑ کر دیکھا ایک شخص باوقار انداز میں نپے تُلے قدم رکھتا ہُوا چلا آ رہا تھا۔ جب وہ نزدیک آیا تو مَیں نے پہچانا، یہ وہی دُوسرا شخص تھا جسے اُس مکان سے گرفتار کیا گیا تھا۔ دفعتہً پولیس کار کی ہیڈ لائٹس آنے والے کے چہرے پر پڑیں اور مَیں حیرت زدہ ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

وہ انگلستان کے گمشدہ وزیرِاعظم کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

⁂